لسانی، سوانحی و تاریخی اور رومانوی شامل ہیں کو قارئین نقد و نظر پر آشکار کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ ان کی کتب کے اجمالی تعارف، کالم نویسی، دیباچہ نویسی اور تبصرہ نگاری پر مباحث کے ذریعے ان کے ناقدانہ شعور کی گرہیں کھولنے کی سعی بھی ہے۔

ابواب بندی کے اعتبار سے میرا مقالہ پانچ ابواب میں منقسم ہے۔ باب اوّل میں ڈاکٹر سید شبیہ الحسن کی زندگی کے مختلف مراحل کو ان کی پیدائش سے لے کر شہادت تک بیان کیا ہے اور ان کے سوانحی کوائف کو مستند حوالوں سے پیش کیا ہے۔ اِس کے علاوہ ان کے خانوادۂ علم وفن کی جامع تصویر کشی بھی کی گئی ہے۔ کس طرح وہ حصولِ تعلیم کی خاطر مختلف تعلیمی اداروں سے فیض یاب ہوئے اور حصولِ رزق کے لیے کہاں کہاں درس و تدریس کی ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ اِن سب کی تفصیل اس باب کا حصہ ہے۔ اِس باب میں ڈاکٹر سیّد شبیہ الحسن کو ملنے والے اعزازات کا تذکرہ ہے اور ان کے تحریر کردہ مقالات، تبصرے اور فلیپس کی فہرستیں بھی شامل ہیں۔

باب دوم میں ان کی تصانیف و تالیفات کا اجمالی تعارف شامل ہے۔ اس باب میں ان کی تحریر کردہ کتب کی جملہ معلومات دی گئی ہیں جن میں ان کتب کے پبلشرز، سنِ اشاعت، تعدادِ صفحات جیسی تفصیلات درج ہیں۔ اس باب میں ان کی مطبوعہ تخلیقات و مرتبات کا اجمالی تعارف زمانی ترتیب کے ساتھ نہایت جامع انداز سے صفحۂ قرطاس کی زینت بنایا گیا ہے۔ ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تخلیقات کے اجمالی تعارف کے سلسلے میں دیگر ناقدین کی آراء کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے تا کہ یہ تعارف مبنی بر دلیل ہو اور راقم کسی تحقیقی کوتاہی کا مرتکب نہ ہو۔

باب سوم میں ڈاکٹر سید شبیہ الحسن کے تنقیدی رویے زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔ کس طرح مختلف ناقدانہ رجحانات کے زیرِ اثر انہوں نے اپنی تنقید کے گیسو سنوارے ان سب کا بیان باب سوم میں موجود ہے۔ یہ باب بعنوان ''ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تنقیدی جہات'' ہے۔ اس باب میں تحقیق اور تخلیق و تنقید کے باہمی تعلق کا ذکر بھی ہے۔ اِس کے علاوہ ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تہذیبی تنقید، ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تنقید کا عمرانی پہلو، ڈاکٹر شبیہ الحسن کی شعوری تنقید کی جھلک، ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تنقید میں نفسیاتی رجحان، ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تنقید کی تاثراتی جہت، ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تنقید کے تاریخی و سوانحی رُخ، ڈاکٹر شبیہ الحسن کی تنقید میں لسانی، اسلوبیاتی اور رومانوی عناصر جیسے عنوانات شامل ہیں جن سے اِس باب کے تحریری و تنقیدی خدوخال کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس باب میں ڈاکٹر سید شبیہ الحسن کے جملہ ناقدانہ اوصاف کی جامع تصویر پیش کی گئی ہے اور ان کے ناقدانہ شعور کی گرہیں کھولنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔

میرے مقالے کا باب چہارم ''ڈاکٹر شبیہ الحسن کی دیگر علمی و ادبی خدمات'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں ڈاکٹر سید شبیہ الحسن کی دیباچہ نویسی کو ان کے تنقیدی شعور سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ ان کی دیگر تخلیق کاروں سے

متعلق آراء کا تنقیدی تجزیہ کیا جا سکے۔ ان کے تحریر کردہ دیباچوں کے مطالعہ کے بعد ان کے ناقدانہ شعور کے تعین کی کاوش بھی اس باب کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ اس باب میں ان کے تحریر کردہ فلیپس کا تجزیاتی مطالعہ کرنے کے بعد ان کے ناقدانہ اسلوبِ بیان کے ساتھ ساتھ ناقدانہ فکرِ اظہار کی بازیافت بھی ملتی ہے۔ اس باب میں ڈاکٹر شبیہ الحسن کے مختلف ادبی رسائل و جرائد کو دیئے گئے انٹرویوز کی روشنی میں ان کے ناقدانہ نظریات اور تحقیقی وتخلیقی افکار کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

باب پنجم جو میرے مقالے کا آخری باب ہے اس میں ڈاکٹر سید شبیہ الحسن کی ادارتی وصحافتی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان کے تحریر کردہ ادبی کالموں کا ناقدانہ تجزیہ دیگر صاحبِ نقد ونظر کی ڈاکٹر شبیہ الحسن سے متعلق آراء کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شبیہ الحسن نے کس طرح معروف قلم کاروں سے لے کر غیر معروف مضافاتی ادباء کی ادبی کاوشوں کو اپنی ناقدانہ ہنرمندی سے ہدفِ تنقید بنایا ہے ان سب کا احوال اس باب کا حصہ ہے۔ ان کے ادبی کالموں سے ان کے اسلوبِ بیان اور ادبی نظریات کو جانچنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس باب میں ان کی اداریہ نویسی خاص طور پر ''شام وسحر'' کے حوالے سے ان کی ناقدانہ فکر آرائی کی ایک جامع اور مفصل تصویر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں محاکمہ شامل ہے جس میں ان کے جملہ ادبی، تنقیدی، صحافتی وادارتی افکارِ عالیات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ضمیمہ جات اور کتابیات شامل ہیں۔

تحقیق ایک دقیق اور پیچیدہ عمل ہے۔ اس میں محقق کو قدم قدم لغزشوں اور آزمائشوں کا سامنا رہتا ہے۔ سفرِ تحقیق پر گامزن رہنے کے لیے مستقل مزاجی اور استقامت درکار ہوتی ہے۔ محقق کو ہر قدم سنبھال کر رکھنا پڑتا ہے تاکہ انصاف کے تمام تقاضوں کو ممکنہ حد تک پورا کیا جا سکے۔ اگر محقق صبر کا دامن تھامے رکھے تو تحقیق محققانہ اصولوں سے ہم آہنگ بھی ہو جاتی ہے اور وہ اس سفر کو بطریق احسن طے کر لیتا ہے اور آخر میں کامیابی مقالہ نگار کے لیے اطمینانِ قلب کا سبب بنتی ہے۔ میں ایک بات کا اعتراف فخریہ انداز میں کرنا چاہتا ہوں کہ میرے مقالہ کی منظوری سے تکمیل تک جنابِ محترم ڈاکٹر محمد ہارون قادر نے تحقیق کے ضمن میں ہر قدم پر میری رہنمائی فرمائی اور میری لڑکھڑاہٹ کو ہمیشہ امیدِ نو عطا کرتے رہے جس نے مجھے منزل پر لا کھڑا کیا ہے۔ میں ان کی اس دستگیری پر ان کا ممنونِ احسان رہوں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ کوشش کی کہ موضوع سے متعلق مواد کی فراہمی کو اپنی ہدایت ومعاونت سے آسان بنائیں جس کی بدولت میرے لیے مواد اکٹھا کرنے کی دقتیں کم تر سے کم ترین ہوتی گئیں۔ یہ ان کی محققانہ رہنمائی کا ثمر ہے کہ یہ مقالہ تکمیل کے مراحل تک پہنچا ہے جس کے لیے میں باردیگر ان کا رہینِ منت ہوں۔

یہ حقیقت اہلِ نقد ونظر پر طشت از بام ہے کہ ڈاکٹر شبیہ الحسن ایک نکتہ سنج اور دقیقہ شناس نقاد ہیں میرے مقالے میں